انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

تاجدار ختم نبوۃ
زندہ باد

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصلح ملت پیر
ابو احمد محمد مقصود مدنی

ناشر
ادارہ نور الاسلام فیصل آباد

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

مبلغ اسلام مصلح ملت پیر ابو احمد محمد مقصود مدنی مدظلہ العالی صاحب

ناشر ادارہ نور الاسلام فیصل آباد

سلسلہ اشاعت: 100

تاریخ اشاعت: 28 اگست 2022ء

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: محمد شعیب احسن مدنی

نام کتاب: خاتم النبیین

مصنف: پیر محمد مقصود مدنی

سرپرست ادارہ نور الاسلام، فیصل آباد

موبائل: 0300-7903711

کمپوزنگ: محمد حسیب رضا مدنی

تزئین: علی حسن زیدی

سرورق: زین زیدی، وصی زیدی، کمیل مہدی

پروف ریڈنگ: حافظ غلام مرتضیٰ عطاری مدنی، حافظ رمضان حبیب مدنی

بائنڈنگ: محمد عمران 0304-6367050

مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124

ناشر: ادارہ نور الاسلام فیصل آباد

اہتمام: اہلِ قلم کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

......................O......................

یانبی یانبی یانبی یانبی یانبی
یانبی یانبی یانبی یانبی

یانبی مصطفٰے خاتم الانبیاء　　آپ محبوبِ رب آپ نورِ خدا
آپ شانِ کرم آپ خیرالوریٰ　　آپ آئے ہیں بن کر نبی آخری
یانبی یانبی یانبی یانبی

آپ اوّل بھی ہیں آپ آخر بھی ہیں　　آپ باطن بھی ہیں آپ ظاہر بھی ہیں
آپ طیّب بھی ہیں آپ طاہر بھی ہیں　　سب جہاں کو ملی آپ سے روشنی
یانبی یانبی یانبی یانبی

آپ کا نُور ہے وجہِ حُسنِ جہاں　　آپ کی ذات ہے باعثِ کُن فکاں
سب صحیفوں میں ہے آپ ہی کا بیاں　　انبیاء نے گواہی ہے دی آپ کی
یانبی یانبی یانبی یانبی

اُس نے ایمان کی پائی منزل نہیں　　اُس کو حاصل ہوا دینِ کامل نہیں
جو بھی ختم نبوت کا قائل نہیں　　ہو نہیں سکتا وہ آپ کا اُمتی
یانبی یانبی یانبی یانبی

آپ کو دو جہاں کا ملا راج ہے　　آپ کے سر ہی لولاک کا تاج ہے
آپ کے ہاتھ مقصودؔ کی لاج ہے　　آپ کے نام ہی وقف ہے زندگی
یانبی یانبی یانبی یانبی

کلام مصلح ملت
ابواحمد پیر محمد مقصود مدنی مدظلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالی نے انسانیت کی رہنمائی کے لئے انبیاء ورسل کو معبوث فرمایا رسالت ونبوت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اختتام پذیر ہُوا۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہہ کر یہ اعلان فرما دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کسی کو نہ منصب نبوت پر فائز کیا جائے گا اور نہ ہی منصب رسالت پر قرآن وسنت کی روشنی میں ختم نبوت کا انکار محال ہے۔ اور یہ ایسا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ خود عہد رسالت میں مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور حضور کی نبوت کی تصدیق بھی کی تو اس کے جھوٹا ہونے میں ذرا بھی تامل نہ کیا گیا۔ اور صدیق اکبر کے عہد خلافت میں صحابہ کرام نے جنگ کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ قصرِ نبوت میں نقب زنی کی ناکام کوشش کرنے والوں کے خلاف ہمارے علماء ومشائخ ہماوقت سر باکفن رہے۔

بحمداللہ تحریکِ ختمِ نبوت میں عالمی مبلغ، مصلحِ ملّت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، ابو احمد، پیر محمد مقصود مدنی مدظلہٗ کی زیرِ سرپرستی ادارہ نورالاسلام میں ہونے والی فداك كل شي يارسول کانفرنس میں تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء ومشائخ تشریف لا کر عقیدۂِ ختم نبوت پر امتِ مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر اکھٹے رکھتے ہیں اس کتاب کا مقصد بھی امت کو قصرِ نبوت میں نقب زنی کی ناکام کوشش کرنے والوں اور ان کے خرافات سے آگاہ کرنا ہے۔

(ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا (سورۂ الاحزاب، آیت: ۴۰)

ترجمہ:

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اللہ رب العالمین کے یہاں دین حق اسلام ہی ہے پارہ ۳ آلِ عمران آیت نمبر ۱۹، اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ

ترجمہ اور اس دین کے علاوہ اس کے یہاں کوئی دین قبول نہیں۔

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے انسان ان سب باتوں۔کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں اور کسی ایک ضروریِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو ضروریاتِ دین وہ مسائل دینیہ ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتا ہے۔

اللہ عزوجل کی وحدانیت انبیاء کرام کی نبوت جنت دوزخ حشر نشر وغیرہ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا جس طرح قرآنی آیات میں صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے اسی طرح احادیث نبوی ﷺ میں تواتر کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بار بار تاکید کے ساتھ اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور مختلف تمثیلات کے ذریعے اس اصطلاح کے معنی کی وضاحت فرمائی ہے جس کے بعد اس لفظ کے معنی میں کسی قسم کی تاویل وتعبیر کی گنجائش نہیں رہتی۔

اسلام کی بنیاد توحید، رسالت اور آخرت کے علاوہ جس بنیادی عقیدہ پر ہے، وہ ہے **"عقیدہ ختم نبوت"** حضرت محمد ﷺ پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ ساری شریعت اور سارے دین کا مدار اسی عقیدہ پر ہے، قرآن کریم کی یک سو سے زائد آیات اور آنحضرت کی سینکڑوں احادیث اس عقیدہ پر گواہ ہیں۔ اہل بیت، تمام صحابہ کرام تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور چودہ صدیوں کے مفسرین، محدثین، متکلمین، علماء اور صوفیاء کا اس پر اجماع ہے۔ کہ آپ سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں آپ کے بعد کسی کو بھی اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

زیرِ نظر آیت کریمہ جو مسئلۂ ختم نبوت کو صراحت کے ساتھ بیان کرتی ہے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک یہ کہ کسی بالغ مرد کا باپ نہ ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ خاتم النبیین ہیں جبکہ دوسرا حصہ صریح الفاظ میں آپ ﷺ کی ختمِ نبوت کو بیان کرتا ہے۔

کوئی سوال کر سکتا ہے کہ کسی بالغ مرد کا باپ ہونا ختم نبوت میں مانع کیسے ہو گیا اور باپ نہ ہونے سے ختمِ نبوت کیسے ثابت ہو گئی جبکہ سابقہ انبیاء علیہم السّلام جیسے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بالغ اولاد کا باپ ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی بالغ مرد کے باپ نہیں یہ ذکر کر کے آپ ﷺ کی ابوّت کی نفی کی گئی ہے جس کے اندر کئی حکمتیں کارفرما ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

o۔ قرآنِ مجید نے اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ ہونے پر یہ دلیل دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہو اور بیٹا ہو کر بھی خدا نہ ہو تو اس کی خدائی پر حرف آتا ہے۔

o۔ اسی طرح اگر بیٹا ہو کر خدا ہو پھر اس کی خدائی میں شرک واقع ہوتا ہے۔اس لیے بیٹے سے پاک ہونے کا قطعی اعلان ہوا تاکہ نہ خدائی پر حرف آئے اور نہ خدائی میں شرک لازم آئے۔

o۔ ربط آیات کو مدنظر رکھیں تو ان کا باہمی تعلق واضح ہوتا ہے اور اس بات کی حکمت سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے لیے کسی جوان بیٹے کا باپ ہونے کی نفی کیوں کی؟

o۔ اپنی توحید کا بیان کرتے ہوئے اپنے لیے مطلقاً بیٹے کی نفی فرمائی اور اپنے محبوب ﷺ کی رسالت کے بیان میں آپ ﷺ کے لیے جوان بیٹے کی نفی فرمائی۔

o۔ اس سے بتانا یہ مقصود تھا کہ جس طرح میرا کوئی بیٹا نہیں اسی طرح میرے محبوب ﷺ کا بھی کوئی بیٹا نہیں، اس فرق کے ساتھ کہ محمد مصطفی ﷺ مخلوق ہیں، ان کا بیٹا ہو سکتا ہے چنانچہ آپ ﷺ کا بیٹا ہوا جو سن بلوغت کو پہنچنے سے قبل ہی وفات پا گیا اور میں چونکہ خدا ہوں، میری صفت ''لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ'' ہے، میرا کوئی بیٹا ہو ہی نہیں سکتا۔

o۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت میں شرک کی نفی کے لیے اپنی ابوت کی نفی فرمائی اور اپنے محبوب ﷺ کی نبوت میں شرک کا امکان ختم کرنے کے

لیے آپ ﷺ کے لیے جوان بیٹے کا باپ ہونے کی نفی فرما دی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے بالغ بیٹا نہ ہونے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قرآن اور تاریخِ انبیاء شاہد ہے کہ بہت سے انبیاء علیھم السلام ایسے ہوئے جو خود بھی نبی تھے اور ان کے بیٹے بلکہ پوتے بھی منصبِ نبوت پر فائز ہوئے جیسے ابو الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام بھی نبی تھے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نبی تھے۔

قرآن مجید میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ نبوت ایک خاندان اور گھرانے میں کئی نسلوں تک چلی۔ یہ خاندانی نبوت بلاشبہ ان کے لیے اضافی فضیلت کا باعث ہوئی۔اس نکتے کا قابل غور پہلو یہ ہے کہ ایک نبی کے جوان بیٹے کا نبی ہونا فضیلت کا باعث ہے۔

اگر حضور نبی اکرم ﷺ کا بیٹا مشیتِ ایزدی سے جوان ہو کر بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتا اور نبی نہ ہوتا تو ان انبیاء کو جن کے بیٹے بھی نبی ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ پر اضافی فضیلت مل جاتی۔

قیامت کے دن جب دوسرے انبیاء کے پیچھے ان کے بیٹے اور پوتے بھی بحیثیت نبی غیر نبی کھڑے ہوتے تو وہ لامحالہ طور پر اس جزوی فضیلت میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ جاتے۔اس طرح آپ ﷺ کے افضل الانبیاء ہونے پر حرف آتا۔

اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی یہ کہنے کی جسارت بھی کرے کہ مصطفی ﷺ کے بیٹے جوان ہوئے اور نبی نہ ہوئے، بصورت دیگر اگر حضور نبی اکرم ﷺ کا بیٹا نبی ہو جاتا تو آپ ﷺ کی ختم نبوت اور خاتم النبیین ہونے پر حرف آتا۔ خدائے بزرگ و برتر کو یہ قطعاً منظور نہ تھا کہ میرے مصطفی ﷺ کے بعد اور کوئی نبی ہو۔ اسے تو فقط یہ منظور تھا کہ میرے مصطفی ﷺ جیسا بھی کوئی نہ ہو اور آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نہ ہو، اکرم و افضل بھی میرا مصطفی ﷺ رہے اور خاتم بھی میرا مصطفی ﷺ ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے افضل رکھنے کے لیے یہ امر ناگزیر اور ضروری تھا کہ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا جوان نہ ہوتا تاکہ دونوں صورتوں میں کوئی آپ ﷺ کو مطعون نہ کرسکتا۔

جب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا تو کفار اور منافقین نے اعتراض کیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت زید بن حارثہ آپ کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں حتی کہ ان کی بیوی آپ پر حرام ہو جائیں لیکن آپ تعظیم اور تکریم کے اعتبار سے امت کے باپ ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں۔

> ''اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر کفار اور منافقین کے اعتراضات کو ساقط کر دیا''۔

اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں جو مرد تھے آپ ان میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ آپ کسی کے والد نہیں ہیں کیونکہ آپ کی چار بیٹیاں تھیں اور آپ ان کے والد تھے اور آپ کے چار بیٹے تھے اور آپ ان کے والد تھے لیکن وہ سب صغر سن میں وفات پا گئے اور ان میں سے کوئی بھی مرد ہونے کی عمر تک

نہیں پہنچا۔

سوآپ مردوں میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور یہ چاروں آپ کے نسبی بیٹے تھے مخاطبین کے مردوں میں سے نہ تھے۔ بعض احادیث میں ہے کہ آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۶۹)

لیکن آپ نے ان کو مجازاً اپنے بیٹے فرمایا وہ آپ کے نسبی بیٹے نہ تھے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نسبی بیٹے اور آپ کے نواسے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور نہ کسی مرد کے حقیقی والد ہیں، نہ رضاعی والد ہیں۔

امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار بیٹے تھے لیکن مشہور یہ ہے کہ آپ کے دو بیٹے تھے حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم، حضرت قاسم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے انہی کی وجہ سے آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے اور حضرت ابراہیم آپ کی کنیز ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم کے علاوہ آپ کی تمام اولاد قبل از اسلام پیدا ہوئی۔

(سبل الھدی والرشاد ج ۱۱ ص ۱۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۴ھ)

علامہ آلوسی نے لکھا ہے کہ آپ کسی مرد کے شرعی والد ہیں نہ رضاعی اور نہ کسی کو آپ نے شرعاً بیٹا بنایا کیونکہ شرعاً بیٹا اس کو بنایا جاتا ہے جو مجہول النسب ہو اور حضرت زید بن حارثہ مجہول النسب نہیں تھے ان کا نسب معروف تھا وہ حارثہ کے بیٹے تھے

غرض آپ کسی اعتبار سے کسی مرد کے باپ نہ تھے، نسبی نہ رضاعی نہ متبنی کے اعتبار سے۔

(روح المعانی جز۲۲ ص ۴۵۔۴۴، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ) سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت سیدنا محمد ﷺ کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے پر صاف اور صریح آیت تو یہی الاحزاب: ۴۰ ہے۔

اس کے علاوہ قرآن مجید کی اور آیات بھی ہیں جن سے آپ کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا ثابت ہے۔

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ (المائدہ: ۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔

نبی ﷺ کے اوپر دین کا کامل اور تمام ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ آخری نبی ہیں، کیونکہ آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا اسی وقت ممکن ہوتا، جب آپ کے دین اور آپ کی شریعت میں کوئی کمی ہوتی جس کمی کو بعد میں آنے والا نبی پورا کرتا، اور جب آپ کا دین کامل اور تمام ہے اور اس کا نامکمل ہونا ممکن نہیں ہے تو آپ کے بعد کسی نبی کا آنا بھی ممکن نہیں ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا: ۲۸)

اور (اے رسول مکرم!) ہم نے آپ کو دنیا کے تمام لوگوں کے لیے (جنت کی) بشارت دینے والا اور (دوزخ سے)

ڈرانے والا بنا بھیجا ہے۔

اس آیت میں یہ تصریح ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے آپ رسول ہیں اگر آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ آپ تمام لوگوں کے لیے رسول نہیں ہیں بلکہ بعض لوگوں کے لیے کوئی اور رسول آئے گا' اور اس سے یہ آیت کاذب ہو جائے گی اور قرآن مجید کا کاذب ہونا محال ہے' اس سے لازم آیا کہ آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا محال ہے۔

قُلْ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:۱۵۸)

آپ کہیے اے لوگو! بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس آیت کی بھی حسب سابق تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی کا آنا ممکن ہو تو پھر آپ سب کے لیے رسول نہیں رہیں گے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۱۰۷)

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت کی بھی اسی طرح تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی رسول کا آنا ممکن ہو تو پھر بعض لوگوں کے لیے وہ رسول رحمت ہو گا اور آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہیں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (الفرقان:۱)

وہ ذات برکت والی ہے جس نے اپنے عبد کامل پر

وہ کتاب نازل کی جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے تاکہ
وہ عبد کامل تمام جہانوں کے لیے (عذاب سے) ڈرانے
والا ہو جائے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ط ءَاَقْرَرْتُمْ
وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ
فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ (آل عمران:۸۱)

اور یاد کیجئے جب اللہ نے تمام نبیوں سے یہ پختہ عہد لیا
کہ میں تمہیں جو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس وہ
عظیم رسول آجائے جو ان (چیزوں) کی تصدیق کرے جو
تمہارے پاس ہیں، تو تم سب اس پر ضرور ایمان لانا اور تم سب
ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور میرے اس
بھاری عہد کو قبول کرلیا، انہوں نے کہا ہم نے اقرار کرلیا، فرمایا
پس تم سب (ایک دوسرے پر) گواہ ہو جاؤ، اور میں بھی تمہارے
ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ جس نبی کے آنے پر تمام رسولوں سے اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا ہے وہ تمام رسولوں کے بعد آئے گا، پس اگر آپ کے بعد کسی اور رسول کے آنے کو ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ وہی آخری رسول ہو اور اسی کے متعلق تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا گیا ہو بلکہ آپ

سے بھی اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا ہو اور یہ بداھۃ باطل ہے۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْأُمِّیّیٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُو عَلَیْهِمْ اٰیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَإِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلَلٍ مُّبِیْنٍ (الجمعہ:۳-۲)

وہی ہے جس نے امی لوگوں میں ان ہی میں سے ایک عظیم رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے اور ان کے باطن کو صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بیشک وہ اس کے آنے سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے اور اس رسول کو دوسروں کے لیے بھی بھیجا ہے جو (ابھی تک) پہلوں سے نہیں ملے اور وہ بے حد غالب بہت حکمت والا ہے۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے زمانہ کے لوگوں کے بھی رسول ہیں اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کے لیے بھی رسول ہیں، اب اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کسی اور رسول کا آنا بھی ممکن ہے تو پھر اس رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے آپ رسول نہیں ہوں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا (النساء:۱۱۵)

اور جو شخص اس پر ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول
کی مخالفت کرے اور تمام مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ
پر چلے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا ہے
اور اس کو دوزخ میں داخل کر دیں گے اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے۔

عہد رسالت سے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا محال ہے سو جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ اس آیت کی وعید کا مصداق ہے۔

لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ
وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ
وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ (الحدید:۱۰)

تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے اللہ کی
راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا' وہ دوسروں کے برابر نہیں ہیں' ان کا
ان لوگوں سے بہت بڑا درجہ ہے جنہوں نے اس کے بعد (اللہ
کی راہ میں) خرچ کیا اور قتال کیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیک
عاقبت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے صحابہ' بعد کے صحابہ سے بہت افضل ہیں' اگر سیدنا محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہوتا تو وہ ان صحابہ سے افضل ہوتا کیونکہ نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اور ان صحابہ سے اس کا افضل ہونا اس آیت کے خلاف ہے' پس آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں ہے۔

نبی علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے پر احادیثِ صحیحہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلِی وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہ وَاَجْمَلَہ اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسَ یَطُوْفُوْنَ وَیَعْجَبُوْنَ لَه وَیَقُوْلُوْنَ، هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگا دی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی روایت کی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین صلی اللّٰہ علیہ وسلم، حدیث: ۳۵۳۴، ۳۵۳۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَحۡنُ الۡاٰخِرُوۡنَ وَنَحۡنُ الۡأَوَّلُوۡنَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ، وَنَحۡنُ اَوَّلُ مَنۡ یَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ، بید أَنَّهُمۡ أُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِنَا وَاُوۡتِیۡنَاهُ مِنۡ بَعۡدِهِمۡ.

ہم سب آخر والے روزِ قیامت سب سے مقدم ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حالانکہ (پہلے والوں) کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سب کے بعد۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، حدیث: ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲)

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

کَانَتۡ بَنُوۡ اِسۡرَائِیۡلَ تَسُوۡسُهُمُ الأَنۡبِیَاءُ، کُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَه نَبِيٌّ وَاِنَّه لاَ نَبِيَّ بَعۡدِیۡ، وَسَیَکُوۡنُ خُلَفَاءُ فَیَکۡثُرُوۡنَ، قَالُوۡا: فَمَا تَأۡمُرُنَا؟ قَالَ: فُوۡا بِبَیۡعَةِ الۡأَوَّلِ فَالۡأَوَّلِ، أَعۡطُوۡهُمۡ حَقَّهُمۡ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمۡ عَمَّا اسۡتَرۡعَاهُمۡ.

بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث:۳۴۵۵)

۵-امام مسلم نے تین اسناد سے یہ حدیث بیان کی ہے:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلّی الله علیه وسلم، وَفِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيْ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، عقیل کی روایت میں ہے زہری نے بیان کیا عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:۶۱۰۷)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ لِيْ أَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِيْ يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْعَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ.

بے شک میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں

عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۶۱۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

نبوت میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوشخبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔

(صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، حدیث: ۶۹۹۰)

حضرت ابواُمامہ الباہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور ختم المرتبت ﷺ نے ایک خطبہ میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ.

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج، حدیث: ۴۰۷۷،

المستدرک للحاکم حدیث: ۸۶۲۱)

حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ نَبِيَّ بَعْدِي وَلاَ أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي.

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی

امت نہیں ہو گی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی عن ضحاک بن رمل الجہنی ،حدیث:۸۱۴۶،ج:۸،ص:۳۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُنْتَ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ فِيْ الْبَعْثِ.

میں خلقت کے اعتبار سے انبیاء کرام میں پہلا ہوں اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔

(الفردوس بمأ ثور الخطاب للدیلمی ،حدیث:۴۸۵۰،۳:۲۸۲،حدیث:۷۱۹۰،۴:۴۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں درود شریف کے یہ الفاظ سکھائے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ، (وَقَائِدِ) الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ

(اسکے بعد پورا درود ابراہیمی ہے) الٰہی اپنا درود و رحمت اور برکات رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام ابو نبیوں کے خاتم محمد پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول اور امام الخیر اور (قائد) الخیر اور رسول رحمت ہیں۔ الٰہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام محمود پر

فائز فرما جس پر اولین و آخرین رشک کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی التشہد، حدیث:۹۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ.

اے لوگو! علاماتِ نبوت میں سے صرف رویائے صالحہ (سچا خواب) ہی باقی ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دیکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث:۳۸۹۹، صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب النہی عن قرآۃ القرآن فی الرکوع والسجود، حدیث:۱۰۷۴)

حضرت ام کرز الکعبیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

نبوت ختم ہوگئی، صرف مبشرات باقی رہ گئے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث:۳۸۹۶)

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی اطلاع ان الفاظ میں دی:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ.

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہو جائیں جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ نبی ہے۔

(ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، حدیث:۳۷۵۶۵، ۷/ ۵۰۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.

مجھے تمام انبیاء کرام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی۔ تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ چوتھے میرے لئے تمام زمین پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔ پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد و موضع الصلاۃ، حدیث: ۱۱۶۷)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا:

أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث: ۶۲۱۸)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا:

أَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلاَّ اَنَّه لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.

تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے۔ سنو بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس روایت کی بابت راوی کے استفسار پر حضرت سعد نے فرمایا:

"میں نے اس حدیث کو خود سُنا ہے۔"

انھوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سُنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث: ۶۰۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَیَكُوْنَ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلَاثِیْنَ، كُلُّهُمْ یَزْعُمُ أَنَّه رَسُوْلُ اللهِ.

قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک

تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں ۔ ہر ایک یہ کہے گا
میں اللہ کا رسول ہوں ۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: ۳۵)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ عَبْدُ اللہِ وَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ.

بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اور انبیاء کرام کا خاتم ہوں ۔

(المستدرک للحاکم،تفسیر سورۃ الاحزاب، حدیث: ۳۵۶۶، جلد: ۷، ص: ۴۵۳ ۔ مسند احمد، حدیث عرباض بن ساریہ، جلد ۴، ص: ۱۲۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:

لَمَّا مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ وَلَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا.

جب اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (کا انتظام) ہے ۔ اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا ۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر وفاتہ، حدیث: ۱۵۱۱)

امام ابن ماجہ سے مروی روایت میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں ہے:

مَاتَ وَهُوَ صَغِيْرٌ وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُه، وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کا انتقال ہوا جب وہ چھوٹے تھے۔ اگر فیصلہ (تقدیر) یہ ہوتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتو ان کا صاجزادہ زندہ رہتا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر وفاتہ، حدیث: ۱۵۱۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید انام صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا:

يَا أَبَا ذَرٍ أَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُ مُحَمَّدٌ.

اے ابوذر! انبیاءِ کرام میں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی، عن ابوذر، حدیث: ۸۵:۱/۳۹)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کی تصدیق کرنے والا کافر و مرتد ہے۔ اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آخری نبی ہیں

اور یہ قرآن مجید کی صریح آیات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمیں اجماع اور مختلف قرائن سے یہ معلوم ہوا ہے کہ لانبی بعدی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور خاتم النبیین سے مراد بھی مطلق انبیاء ہیں، غرض ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوا کہ ان لفظوں میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے اور جو شخص اس حدیث میں تاویل یا تخصیص کرے وہ اجماع کا منکر ہے۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد (مترجم) ص ۱۶۳، محصلاً، مطبوعہ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور)

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں:

اسی طرح ہم اس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی نبوت کا دعویٰ کرے (الی قولہ) اسی طرح ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو یہ دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے خواہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے، پس یہ سب لوگ کافر ہیں اور نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا اور آپ نے اللہ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف

رسول بنایا گیا ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے
ظاہر پر محمول ہے اور اس کا ظاہر مفہوم مراد ہے اور اس کلام میں
کوئی تاویل یا تخصیص نہیں ہے، اور ان لوگوں کا کفر قطعی اجماعی اور
سماعی ہے۔

(الشفاء ج ۲ ص ۲۳۸۔ ۲۳۷، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ)

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ اور ملا علی سلطان محمد القاری الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ نے بھی الشفاء کی اس عبارت کو مقرر رکھا ہے۔

(نسیم الریاض ج ۶ ص ۳۵۶۔ ۳۵۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ، شرح الشفاء ج ۲ ص ۵۱۶۔ ۵۱۵، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ)

نیز قاضی عیاض بن موسیٰ مالی متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں: عبدالملک بن مروان الحارث نے نبوت کے دعویٰ دار ایک شخص کو قتل کر دیا اور اس کو سولی پر لٹکا دیا اور متعدد خلفاء اور بادشاہوں نے اسی طرح مدعیان نبوت کو قتل کیا اور اس زمانہ کے علماء نے ان کے اس اقدام کو صحیح قرار دیا۔

(الشفاء ج ۲ ص ۲۴۵، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ)

علامہ خفاجی حنفی نے اس کی شرح میں کہا کیونکہ مدعیان نبوت نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی تکذیب کی کہ آپ خاتم الرسل ہیں اور آپ کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا۔

(نسیم الریاض ج ۶ ص ۳۹۴ بیروت)

ملا علی قاری حنفی نے لکھا کہ ان مدعیان نبوت کو انکے کفر کی وجہ سے قتل کیا گیا۔

(شرح الشفاء ج۲ ص ٥٣٤)

علامہ موفق الدین عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ٦٢٠ھ لکھتے ہیں:

جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا یا جس شخص نے کسی مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ مرتد ہو گیا' کیونکہ جب مسیلمہ نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ سب اس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گئے' اسی طرح طلیحہ الاسدی اور اس کے مصدقین بھی مرتد ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس کذاب نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

(المغنی ج۹ ص ۳۳' مطبوعہ دار الفکر بیروت' ١٤٠٥ھ)

مرزا دجّال کے فتنے کی ابتداء

1854 میں مکہ مکرمہ جامعہ صولیتہ کے بانی مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے لندن سے آئے ہوئے پادری کو شکت فاش دی تو وہ لندن بھاگ گیا پھر 1855 میں پادری ایڈمنٹر نے کلکتہ سے اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے فتنہء قادیانی کا آغاز کیا مرزا غلام احمد قادیانی مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا' وہ لکھتا ہے کہ جب اس کی عمر چالیس سال کی ہوگئی تو اس پر زور شور سے مکالمات الہیہ کا سلسہ شروع ہوا۔

(کتاب البریہ ص ۱۳۶)

۱۸۸۰ء میں مرزا ایک مبلغ کی حیثیت سے ظاہر ہوا پھر اس نے محدث ہونے کا دعویٰ کیا اور اس نے یہ کہا کہ اس کو الہام کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونے اور اب تک زندہ ہونے کا جو مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے وہ غلط ہے۔ اور اس عقیدہ کو ختم نبوت کے منافی قرار دیا اور ۱۸۹۰ء تک برابر کہتا رہا کہ میرے نزدیک نبی سیدنا محمد ﷺ خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں' پھر اس نے خود کو مثل مسیح اور مسیح موعود قرار دیا' اور ۱۸۹۱ء میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء تک اس دعویٰ پر قائم رہا اور اسی سال کی عمر میں قے اور ہیضہ میں مبتلا ہو کر مرگیا۔

مرزا دجال کے عقائد:

مرزا غلام قادیانی نے سب سے پہلے نبوت کا دعوی کیا پھر انبیاء کرام علیہ السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس نے خود کو خدا سمجھا یوں تو اس کا فقط مدعی نبوت بننا ہی اس کے کافر ہونے اور ابد الاباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ اس کا یہ دعوی قرآن مجید کا انکار اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء کرام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مطلقاً کفر ہے۔

مرزا دجال کے خرافات:

اللہ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے مرزا دجال اپنی کتاب اربعین ۲ صفحہ ۴۳ راحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۵ پہ لکھتا ہے کہ:

اللہ نے مجھے فرمایا: انت من ماء انا

اور تو ہمارے پانی سے ہے

دافع البلاء صفحہ ۶ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷ میں لکھتا ہے کہ:

تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

حقیقتاً لوحی صفحہ ۸۶ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹ میں لکھتا ہے کہ:

اللہ کہتا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ میرا فرزند ہے۔

آئینہ کمالات اسلام ۵۶۴ اور روحانی خزائن صفحہ ۵۶۵ پہ لکھتا ہے کہ:

میں نے خواب دیکھا کہ میں خود خدا ہوں تو میں نے یقین کر لیا کہ میں

وہی ہوں۔

دافع البلاء صفحہ ۱۵ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۱ لکھتا ہے کہ:

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا خدا تعالی نے براھین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۸۶، پر لکھتا ہے:

وما ارسلنك الا رحمته اللعالمين

اور ہم نے آپ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا۔

حقیقت الوحی ۸۲. روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵ پر لکھتا ہے:

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ

ہم نے کثرت سے تجھ دیا۔

روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵ پر لکھتا ہے:

إِنَّكَ لَمِنَ ٱلۡمُرۡسَلِينَ

اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔

روحانی خزائن صفحہ ۴۲۰ پر لکھتا ہے:

سلام علی ابراهیم

سلام ہے ابراھیم یعنی (اس عاجز پر)

روحانی خزائن ۴۴۲ پر لکھتا ہے:

اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھا جس کے دیکھنے کے لئے بہت پیغمبروں نے بھی خواہش کی۔

روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲ میں لکھتا ہے کہ:

خدا نے آج سے بیس برس پہلے براھینا حمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا۔

آگے حقیقت الوحی حاشیہ ۷۳ روحانی خزائن ۲۳ صفحہ ۷۶ پر لکھتا ہے:

میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراھیم ہوں میں اسحاق ہوں میں اسمعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں عیسی ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔

(جاری ہے)

محبت، عشق، درد جیسی خوبیوں کے مالک کا جہاں ذکر آئے تو ایک نام ضرور ذہن میں گردش کرتا ہے وہ نام ہے محمد مقصود مدنی جو محبتِ آلِ رسول ﷺ سے سرشار، دردِ اہلبیت وصحابہ میں گُم اور عشق اولیاء میں محو ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی فنافی الرسول حضرت باباجی حاکم علی چشتی صابری نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا عشق رسول میں مستغرق تھے۔

قبلہ محمد مقصود مدنی نے دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ کئی علوم میں دسترس حاصل کی اُن کی اسی سلسلہ میں سعودی عرب میں مقیم مختلف ممالک کے جید علمائ سے کسبِ فیض کیا۔ آپ نے حضرت قبلہ پیر سید محمد منظور آصف طاہر بادشاہ زیبِ آستانہ عالیہ چورہ شریف کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور خلافت سے مشرف ہوئے۔

اس کے علاوہ سید سخی محمد شاہ صاحب بھاڈیوالہ شریف حضرت پروفیسر منظور احمد المعروف مسکین سائیں مشوری شریف، سید وارث علی جیلانی شاہ صاحب مفتی عبدالحلیم ناگپوری، بابا گلزار المعروف قطب سائیں، باباجی محمد سلیمان عبداللہ لاکھواور کوئی بزرگان دین سے خلافت اور اجازت حاصل کی۔

سعودی عرب میں قیام کے دوران مدینہ طیبہ کی باادب حاضریوں کی بدولت نام کے ساتھ مدنی نسبت اختیار کی۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور نعت ومنقبت کے کئی مجموعے تحریر کیے اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر تحقیقی کتب کی تالیف کا سلسلہ بھی جاری ہے آپ مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جا کر اہل اسلام کی روحانی تربیت فرما رہے ہیں۔